E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.Ed

Paper : **2.3 Psychology of Learner and Learning**

Module Name/Title : **Namu-o-Nashonuma**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM
PRESENTATION	Dr. Mushtaq Ahmed Patel
PRODUCER	Md. Mujahid Ali

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

2.3 نمو اور نشو ونما (Growth and Development)

اگر آپ اپنے ماضی کو دیکھیں اور خاص کر شیر خوارگی اور بچپن کے واقعات تو آپ کو محسوس ہوگا کہ زیادہ تر چیزیں آپ بھول چکے ہوں گے اور کچھ دھندلی سی یادیں آ رہی ہوں گی۔ یہ وہ دن تھے جس کی بنیاد پر آپ کی تشکیل ہوئی ہے۔ کتنی تبدیلیاں آپ میں آئی ہوں گی جن کا تعلق براہ راست آپ سے ہے۔ یہی ساری چیزیں نمو اور نشو ونما کے تصور، نظریات اور اصول کا مرکز ہیں۔

2.3.1 تصور اور نوعیت (The concept and nature)

نمو، نشو ونما، بالیدگی، افزائش، پختگی یہ تمام وہ لفظ ہیں جو ایک جیسے لگتے ہیں اور اکثر اصطلاحات میں یہ الفاظ ایک دوسرے کے متبادل کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان میں فرق ہے۔ نمو سے مراد انسانوں میں واقع ہونے والی ان تبدیلیوں سے ہے جن میں قد، وزن، سائز اور اندرونی اعضاء وغیرہ میں تبدیلیاں شامل ہیں۔ اس لئے اسے مقداری یا کمیتی تبدیلیاں کہتے ہیں۔ اس کے جسمانی اعضاء میں بیرونی اور اندرونی دونوں اعضا شامل ہیں۔ بیرونی اعضا جو اوپر دکھائی دیتے ہیں جیسے انسان کا پورا جسم جس میں ہاتھ، پاؤں، ناک، کان، سر، پیٹ شامل ہیں اور اندرونی اعضا میں مختلف نظام جیسے دل، ہڈی، ہاضمہ وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تبدیلیاں انسان کی عمر کے ساتھ ہوتی رہتی ہیں۔ فرینک (Frank) کے مطابق ''نشو ونما خلیوں میں ہونے والے اضافے سے ہوتا ہے جیسے لمبائی اور وزن میں اضافہ''۔

اس طرح نمو کی تعریف جسم اور اس کے حصوں کی شکل اور وزن کے بڑھنے سے کیا جاتا ہے اور اس میں جسمانی تناسب اور بحیثیت مجموعی قد اور وزن میں آئی تبدیلیاں شامل ہیں۔

اس کے برعکس نشو ونما سے مراد انسانوں میں واقع ہونے والی ان تبدیلیوں سے ہے جو حمل سے موت تک جاری رہتی ہیں۔ نشو ونما میں نمو کے ساتھ ساتھ اس کے جسمانی اور ذہنی طرز عمل میں ہونے والی تبدیلیوں سے ہوتا ہے۔ نشو ونما ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے جس کے ذریعہ انسان میں کیفیتی تبدیلیاں آتی ہیں جو نمو کی مقداری یا کمیتی تبدیلی کے ساتھ واقع ہوتی ہیں۔ نشو ونما میں نمو کا جز ہمیشہ جڑا ہوا ہوتا ہے۔ نشو ونما کے نتیجہ میں انسان کے اندر کئی خصوصیات اور صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ کیفیتی تبدیلی کو محسوس کیا جا سکتا ہے لیکن ناپا نہیں جا سکتا۔ جسم کے مختلف حصوں میں مشترکہ طور پر تبدیلیاں آتی ہیں۔ یہ تبدیلیاں مخصوص سمت میں ہوتی ہیں یعنی وہ پیچھے جانے کے بجائے آگے کی جانب چلتی ہیں۔ کرو اور کرو (Crow and Crow) کے مطابق نشو ونما ایک ساختی تبدیلی ہے۔

اس طرح نشو ونما کی وضاحت ان الفاظ میں کی جا سکتی ہے کہ ہر تبدیلی کو ہم نشو ونما نہیں کہہ سکتے صرف ترقی پذیر تبدیلیاں ہی نشو ونما کے زمرے میں آتی ہیں۔ یہ ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔

انسان کے جسم کا نمو دورانِ حمل سے شروع ہو جاتا ہے لیکن یہ مسلسل چلنے والا عمل نہیں ہے بلکہ ایک عمر تک چل کر مکمل ہو جاتا ہے۔ ماحولیاتی اور توارث سے متاثر ہو کر یہ تبدیلیاں ہوتی ہیں اور اس پر منحصر کرتی ہیں۔ لڑکے اور لڑکیوں کا جسمانی نمو بھی ایک عمر تک جا کر مکمل ہو جاتا ہے اور دماغ اور ذہنی صلاحیتوں میں ہونے والی قدرتی تبدیلیاں بھی ایک معین عمر تک پہنچ کر مکمل ہو جاتی ہیں، انسان کے اسی جسمانی ذہنی نمو اور نشو ونما کی حالت کو پختگی کہتے ہیں۔

وولف اینڈ وولف (Woolf and Woolf) کے مطابق ''پختگی کے معنی نشو ونما کی اس متعین سطح سے ہے جس میں بچے اس کاموں کو کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں جنہیں اس سطح سے قبل نہیں کر سکتے تھے''۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں نشو ونما اور نمو کے کئی مرحلے ہیں اور ہر مرحلے کی اپنی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر دوران حمل یہ کام شروع ہو جاتا ہے اور ایک متعین وقت کے بعد ہی بچے کی پیدائش ہوتی ہے اور یہ متعین وقت ہی اُس مخصوص اعضا کی پختگی کہلاتی ہے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ شیر خوارگی کے

زمانے میں نمو کی رفتار بہت تیز ہوتی ہے اور بچپن کے زمانے میں یہ رفتار متوسط ہو جاتی ہے اور عنفوانِ شباب میں سست ہو جاتی ہے۔ ایسا بھی وقت آتا ہے جب یہ مکمل ہو جاتی ہے اور اس کی تکمیل کو پختگی کہتے ہیں۔

اس طرح پختگی سے مراد انسان کے اس جسمانی، فطری اور ذہنی نمو اور صلاحیتوں کے اس فطری نشو ونما کے عمر سے ہے جس کے بعد اس میں کوئی نمو اور نشو ونما کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔

2.3.3 نمو اور نشو ونما میں فرق (Difference between Growth and Development)

مندرجہ بالا نمو اور نشو ونما کا مطلب سمجھنے کے بعد ان دونوں کے فرق کو مندرجہ ذیل طور پر سمجھنا آسان ہوگا۔

نمبر شمار	نمو (Growth)	نشو ونما (Development)
1	نمو سے مراد انسان کی جسامت اور وزن میں ہونے والے اضافے سے ہوتا ہے۔	نشو ونما سے مراد انسان میں جسامت اور وزن کے ساتھ ساتھ اس کے علم مہارتوں اور طرز عمل میں ہونے والی ترقی امور تبدیلیوں سے ہے۔
2	نمو ایک ایسا پہلو ہے جس کے اندر تبدیلی کو ناپا اور تولا جا سکتا ہے جیسے لمبائی، اونچائی، وزن وغیرہ۔	نشو ونما کے اندر جسامت اور وزن کے ساتھ قابلیت اور کیفیتی بھی تبدیلی رہتی ہے اور کاموں کے طریقہ میں درستگی ہوتی ہے۔
3	نمو کی ایک حد ہوتی ہے جسے پختگی کہتے ہیں۔	نشو ونما کی کوئی حد نہیں ہوتا۔ یہ مسلسل چلنے والی عمل ہے جو تا حیات جاری رہتا ہے۔
4	نمو صرف جسمانی اعضا اور ان کی عملی قوتوں میں ہونے والے اضافے تک محدود رہتی ہے۔	نشو ونما کا میدان حد درجہ وسیع ہوتا ہے اس میں جسمانی اضافے کے ساتھ ساتھ ذہنی، لسانی، جذباتی، سماجی اور اخلاقی ارتقا بھی شامل ہیں۔
5	نمو صرف کیمیتی ہوتی ہے۔ اسے ناپا جا سکتا ہے۔	نشو ونما کیمیتی کے ساتھ کیفیتی بھی ہوتی ہے۔ اس کی کیمیتی پہلوؤں کو ناپا جا سکتا ہے لیکن کیفیتی پہلوؤں کو ناپا نہیں جا سکتا۔ اس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے اس لئے خصوصی طریقہ وتراکیب کی ضرورت ہے۔
6	نمو کی رفتار شیر خوارگی کے زمانے میں زیادہ ہوتی ہے بعد میں کم اور سست ہو جاتی ہے۔	نشو ونما ہمیشہ عام سے خاص کے طرف ہوتی ہے۔

2.3.3 نشو ونما کے اصول (Principles of Developement)

کسی بھی شئے کا مشاہدہ اور مطالعہ کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے اور اشرف المخلوقات کا مطالعہ تو یقیناً پیچیدہ ہے کیونکہ قدرت نے اسے ایک دماغ دیا ہے جس کا استعمال انسان مختلف طریقے سے کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسانوں کے طرز عمل کو سمجھنا ایک پیچیدہ کام ہے۔ لیکن ماہرین نفسیات نے انسانی نشو ونما کے اس عمل کا بہت محنت اور باریکی سے مطالعہ کیا ہے اور اس کی نشو ونما کے مراحل کی تکمیل میں جو حقائق رونما ہوئے انہیں نشو ونما کے اصول کی شکل میں پیش کیا۔ نشو ونما کے اہم اصول مندرجہ ذیل ہے:

(1) تسلسل کا اصول (Principle of Continuity)

قرارِ حمل سے لے کر موت تک نشو ونما کی ایک مسلسل عمل ہے۔ اس میں کوئی بھی نشو ونما اچانک نہیں ہوتی بلکہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ اسکینر (Skinner) کے لفظوں میں نشو ونما کے عمل کے تسلسل کا اصول صرف اس بات پر زور دیتا ہے کہ انسان میں کوئی اچانک تبدیلی نہیں ہوتی۔ تبدیلیاں مسلسل جاری رہتی ہیں اور

زندگی کی اُس مدت تک جاری رہتی جب تک کہ انسان کی روح فنا نہیں ہو جاتی۔ مثلاً انسان کی جسمانی نمو رفتہ رفتہ ہوتی ہے اور پختگی حاصل کرنے کے بعد اس کی نمو رک جاتی ہے۔

(2) ترتیب واریت کا اصول (Principle of Sequentiality)

ماہرین نفسیات شرلے (Shirley) اور گیسیل (Geseel) اس بات پر متفق ہیں کہ نشوونما ترتیب وار یا باضابطہ ہوتی ہے۔ یعنی متعین ترتیب میں ہوتی ہے۔ اس اصول کے مطابق ہر جاندار چاہے انسان ہو یا جانور اپنی تخلیق کے مطابق نشوونما کے نمونے پر چلتا ہے۔ مثال کے طور پر جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو وہ بولنا نہیں جانتا۔ اب وہ جس ماحول میں رہتا ہے وہی زبان سیکھتا ہے۔ شروعاتی دنوں میں ہم صرف اس کے رونے کی آواز سنتے ہیں لیکن وہ ماحول سے دوسروں کی آوازیں سنتا ہے اور اس کی نقل کر کے بولنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی ترتیب کا اصول ہے۔ ہر ممالک میں یہ ترتیب ایک جیسی ہی ہوتی ہے۔ اگر ہم چاہیں کہ بچہ پیدا ہوتے ہی بولنے لگے تو یہ ناممکن ہے، کیونکہ پیدائشی صلاحیت بھی ترتیب وار آتی ہیں۔

(3) یکسانی نمونے کا اصول (Principle of Unifrom Pattern)

کائنات میں مختلف نسل موجود ہے چاہے وہ انسان ہو یا حیوان۔ تمام مخلوق کی اپنی خصوصیات ہے۔ لیکن تمام کی پیدائش اور نشوونما ایک جیسی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام مخلوق کی نشوونما ایک خاص نمونے میں ہی ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر قرارِ حمل سے لے کر بچے کی پیدائش کا وقفہ نو مہینہ کا ہوتا ہے۔ یہی یکسانیت کا اصول ہے۔ نوزائدہ بچہ کو کوئی چوسنا نہیں سکھاتا بلکہ سبھی بچے کی یہ صلاحیت پیدائشی ہے اور سبھی ممالک میں یہ یکساں ہے۔ ماہرین نفسیات نے یہ واضح کیا ہے کہ بچہ تقریباً چار ماہ کی عمر میں پیٹ کے بل کھسکتا ہے۔ تقریباً 6 ماہ کی عمر میں گھٹنوں کے بل چلتا ہے اور دس ماہ کی عمر میں اپنے پیروں پر کھڑا ہوتا ہے اور تقریباً 12 ماہ کی عمر میں اپنے پیروں سے چلنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ سبھی ممالک میں یہ نشوونما ایک جیسی ہی ہوتی ہے جو کہ یکسانیت کے اصول پر منحصر ہے۔

(4) نشوونما کے متعین رخ کا اصول (Principles of Direction of Developement)

اس اصول کے مطابق بچے کی نشوونما سر سے پیر کے طرف ہوتی ہے بلکہ ایک متعین سمت کے طرف ہوتی ہے۔ مثلاً اپنی زندگی کے پہلے ہفتے میں صرف اپنے سر کو اٹھا پاتا ہے۔ تین مہینے کے اندر آنکھوں کا ٹھراؤ کرسکتا، مطلب آنکھوں کی رفتار پر قابو کرسکتا ہے۔ چھ ماہ میں وہ اپنے ہاتھوں کی ہرکت پر اختیار حاصل کر لیتا ہے اور نو ماہ میں وہ سہارا لیے بغیر بیٹھ سکتا ہے اور بارہ ماہ میں وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

(5) عمومی سے خصوصی ردِعمل کا اصول (Principle of General to specific Responses)

ماہرین نفسیات نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ انسان کا ردِّعمل تجربات کے بنیاد پر تبدیل ہوتا ہے۔ یہ ردِّعمل میں تبدیلی عمومی سے خصوصی کی طرف ہوتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے دیکھا چھوٹا بچہ مٹی کو ہی منہ میں ڈالتا ہے کیونکہ یہ قدرتی ہے جو عام ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ وہ منہ میں صرف کھانے ہی کی چیزوں کو رکھتا ہے یہ خصوصی نشوونما ہے۔

(6) انضمام کا اصول (Principle of Integration)

نوزائدہ بچہ دوسروں پر منحصر کرتا ہے۔ اس کی بہت سی سرگرمیاں اس کے کنٹرول میں نہیں ہوتی ہیں۔ وہ بچہ جو کچھ سیکھتا ہے وہ جز کی شکل میں سیکھتا ہے اور جز سے کل کے جانب بڑھتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہرین نفسیات نے انضمام کے اصول کے طور پر پیش کیا ہے۔

(7) نشوونما کی مختلف رفتار کا اصول (Principle of Different Rate of Development)

نشوونما کی رفتار یکساں نہیں ہوتی۔ ماہرین نفسیات مانتے ہیں کہ زیادہ تر حالات میں نشوونما اور نمو کی رفتار مختلف ہوتی ہے۔ لڑکے اور لڑکیوں کی

نشوونما میں فرق پایا جاتا ہے۔ یہ بات اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نشوونما کے مختلف مرحلے میں رفتار مختلف ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ابتدائی بلوغت کے دور میں ہاتھ، پیر، ناک، اپنی زیادہ سے زیادہ نشوونما کو پہنچتے ہیں اور ذہنی نشوونما بعد میں پروان چڑھتی ہیں اور آخر میں یہ سست پڑ جاتی ہیں۔

(8) باہمی تعلق کا اصول (Principle of Interrelation)

ماہرین نفسیات اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ نشوونما چاہے وہ سماجی، جذباتی، اخلاقی، جسمانی، ذہنی اور لسانی کسی بھی طرح کی ہو سبھی میں باہمی تعلق ہونے کی وجہ سے یہ ایک دوسرے پر منحصر کرتے ہیں۔ آپ نے یہ تو سنا ہی ہوگا کہ اچھے دماغ کے لئے اچھی صحت کی ضرورت ہوتی ہے یا اس کو یوں کہیں کہ جب جسمانی نشوونما ہوتی ہے تو وزن اور جسامت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور ان کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

(9) توارث اور ماحول کے باہمی اثر کا اصول (Principle of Interaction of Heredity and Environment)

انسان کی نشوونما میں دو عوامل خاص طور پر شامل ہیں۔ ایک کو توارث اور دوسرے کے ماحول کہا جاتا ہے۔ توارث کا مطلب وسیع ہے لیکن یہاں اس بات کو سمجھ لینا ہے کہ بچہ اپنے والدین، آباواجداد سے کچھ خصوصیات کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اور چونکہ انسان سماج میں رہتے ہیں اور سماج لوگوں کے مجموعہ کو کہا جاتا ہے جسے قدرتی اور سماجی ماحول کہا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ اس کی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔ توارث کے ذریعہ جو خصوصیات آجاتی ہیں اسے تبدیل نہیں کیا جاسکتا لیکن ماحول کے اثرات سے اس میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔ اس لیے نشوونما کو باہمی اثر کا نتیجہ کہا جاتا ہے۔

(10) انفرادی اختلاف کا اصول (Principle of Individual Difference)

کوئی دو بچے ایک جیسے نہیں ہوتے۔ یہ ماہرین نفسیات مانتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جڑواں بچے بھی ایک جیسے نہیں ہوتے یعنی ایک دوسرے سے اختلاف کرتے ہیں۔ ان کی نشوونما میں بھی انفرادی اختلاف پایا جاتا ہے۔ سماجی نشوونما، ذہانیت، جذباتی نشوونما میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

2.3.4 نمو اور نشوونما کو اثر انداز کرنے والے عوامل: توارث اور ماحول

(Factors influencing Growth and Development: Heredity & Environment)

ہمیشہ یہ زیر بحث رہا ہے کہ کون سے عوامل ہیں جو نشوونما کو اثر انداز کرتے ہیں اور یہ بات سامنے آئی کہ نشوونما کے جو بنیادی عوامل ہیں وہ ہیں توارث (Heredity) اور ماحول (Environment)

عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ بچے کا رنگ وروپ، ذہن اور مزاج میں وہ اپنے والدین کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ عناصر صرف والدین ہی نہیں بلکہ اس کو یوں کہیں کہ آباواجداد، نسل، والدین، جنین (Genes) کی شمولیت ہے۔ لیکن بعض اوقات اس کے برعکس بھی ہوتا ہے۔ جیسے کند ذہن ماں باپ کے بچے ذہین ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچوں کو یہ خصوصیات صرف والدین ہی نہیں بلکہ اس کے آباواجداد سے بھی ملتے ہیں۔ اس لئے توارث عام زبان میں انسان کی پیدائشی خصوصیات کو کہتے ہیں۔ جیمس ڈریور (JamesDrever) نے توارث کی تعریف اس طرح کی ہے۔ ''والدین کے جسمانی اور ذہنی خصوصیات کو بچوں میں منتقل ہونا ہی توارث کہلاتا ہے۔''

پیٹرسن (Peterson) کے لفظوں میں ''انسان والدین کے ذریعے آباواجداد کی جو خصوصیات حاصل کرتا ہے اسے توارث کہتے ہیں،،

ورڈ ورتھ کے مطابق ''توارث میں وہ سبھی باتیں شامل ہیں جو زندگی کی شروعات کرتے وقت پیدائش کے وقت نہیں بلکہ پیدائش سے نو ماہ قبل قرارِ حمل کے وقت موجود ہوتی ہے۔،،

اس طرح توارث کا مطلب وہ ساری خصوصیات سے ہے جو انسان اپنی نسل آباواجداد اور والدین سے حاصل کرتے ہیں۔

توارث کے قوانین (Laws of Heredity)

توارث کے مندرجہ ذیل قوانین ہیں:

(1) مشابہت کا قانون (Law of Resemblence)

مشابہت کا لفظی معنی ہے ایک طرح کا ہونا اور مشابہت کے قانون کے مطابق جیسے والدین ہوتے ہیں ویسی ہی اولاد ہوتی ہے۔ بچے کا رنگ وروپ، قد وقامت اور ذہانت اپنے ماں باپ کی طرح ہوتا ہے۔ ذہین ماں باپ کے بچے ذہین اور کند ذہن ماں باپ کے کند ذہن ہوتے ہیں۔

(2) تغیر کا قانون (Law of Variation)

اس قانون کے مطابق بچہ اپنے والدین سے پوری طرح مشابہت نہیں رکھتے بلکہ ان میں کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے۔ ایک والدین کے تمام بچے ایک جیسے نہیں ہوتے ان کی ذہانت، رنگ وروپ، قد وقامت میں فرق پایا جاتا ہے۔ ان کی جسمانی اور ذہنی صلاحیت بھی مختلف ہوتی ہے۔

(3) مراجعت کا قانون (Law of Regression)

انسان کے اندر دو خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ ایک عمومی اور دوسری خصوصی۔ اس قانون کے مطابق بچے اپنے والدین سے صرف عمومی خصوصیات ہی حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے توارث کی جبلت عمومی یعنی اوسط کے جانب ہوتی ہے۔ اس کی وجوہات کو دیکھیں تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ والدین کے تناسل میں سے ایک زیادہ اور دوسرا کم طاقتور ہوتا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ والدین میں ان کے آباواجداد میں سے کسی ایک کا تناسل زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔

نمو اور نشوونما کو اثر انداز کرنے والے دوسرا عنصر ماحولیات ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ قدرت کی بنائی ہوئی دنیا میں سانس لیتا ہے اور پھلتا پھولتا ہے۔ اس کا مطلب پورے ماحول سے ہے۔ اگر غور وفکر کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ انسان جس ماحول میں رہتا ہے دو طرح سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک ماحول کو قدرتی کہہ سکتے ہیں کیونکہ وہ قدرت کی طرف ہمیں فراہم ہے اور دوسرے کو سماجی ماحول کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بچے کے والدین کسی نہ کسی سماج سے تعلق رکھتے ہیں۔ چونکہ انسان ایک سماجی جانور ہے، انسان، انسانوں کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

قدرتی ماحول کا مطلب ہے پہاڑ، پٹھار، آب وہوا اور درجہ حرارت جو ہمیں قدرت کی طرف سے فراہم ہے اور سماجی ماحول کا مطلب انسان کے ان خاندانی، سماجی، تہذیبی، مذہبی اور سیاسی حالات سے ہوتا ہے جس میں وہ رہتا ہے اور نشوونما میں دونوں طرح کے حالات کو ماحول کہتے ہیں۔

ووڈورتھ (Wood worth) کے مطابق "ماحول میں وہ تمام بیرونی اجزا شامل ہیں جو خود کو اس کی زندگی کے آغاز سے متاثر کرتے رہتے ہیں"۔

بورنگ لونگ فیلڈ اینڈ ویلڈ (Boring Longfield & Wild) کے مطابق "جنس کے علاوہ فرد پر اثر انداز ہونے والی ہر شئے ماحول کہلاتی ہے۔"

مندرجہ بالا تفصیل سے ظاہر ہے کہ انسان کے اوپر ماحول کا اثر ہوتا ہے۔ یہ ماحول قرارِ حمل سے ہی شروع ہوجاتا ہے۔ بچے کی ماں جس ماحول میں رہتی ہے بچے کی نشوونما ویسی ہی ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ بچے کی نشوونما میں توارث اور ماحول دونوں کے اثرات شامل ہیں۔

2.4 نمو اور نشوونما کے مراحل (Stage of Growth and Development)

انسانی نشوونما رفتہ رفتہ ہوتا رہتا ہے۔ ماہرین نفسیات نے انسانی نشوونما کو مختلف مرحلے میں دیکھا ہے جن کی اپنی خصوصیات ہیں۔ یہ خصوصیات ہر مرحلے میں مختلف ہوتی ہیں۔ یہ مرحلے یا درجہ بندی مطالعہ کرنے میں مدد کرتا ہے اور اس درجہ بندی کو مندرجہ ذیل جدول میں دکھایا گیا ہے۔

جدول 1.0 نشوونما کے مراحل

عمر گروہ	نشوونما کا مرحلہ	اسکول جانے کا مرحلہ